قِیامت کا امتحان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (34 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا ہوا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شفیعُ الْمُذْنِبین رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جس نے صُبْح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قِیامت اُس کو میری شَفاعت نصیب ہوگی۔'' (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے کا خوف

آدھی رات کو ایک چھوٹا بچّہ اچانک اُٹھ بیٹھا اور چیخ چیخ کر رونے لگا۔ والِد صاحِب گھبرا کر بیدار ہوگئے اور بولے: اے میرے لال ! کیا ہوگیا؟ بچّہ روتے ہوئے بولا :

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے باب المدینہ کراچی کے علاقے پیر کالونی میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع (اندازاً جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/26-07-2001) میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

''ابّا جان! کل جُمعرات ہے لٰہذا استاد صاحِب پورے ہفتے کے اَسباق کا امتحان لیں گے میں نے پڑھائی پر توجُّہ نہیں دی، کل مجھے مار پڑے گی۔'' یہ کہتے ہوئے بچّہ ''ہائے ہُوں، ہائے ہُوں'' کرنے لگا۔ اِس پر والِد صاحِب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اپنے نَفْس کو مخاطَب کر کے کہنے لگے: اِس بچّے کو صِرْف ایک ہفتے کا حِساب دینا ہے اور استاد کو چکما (یعنی دھوکا) بھی دیا جاسکتا ہے اس کے باوُجُود یہ رورہا ہے اور مارے خوف کے اسے نیند نہیں آ رہی اور آہ! آہ! آہ! مجھے تو پُوری زندَگی کا حساب اُس واحِدِ قہّار جَلَّ جلالُہٗ کو دینا ہے جسے کوئی چکما (یعنی دھوکا) نہیں دے سکتا، مجھے **قِیامت کا امتحان** درپیش ہے مگر میں غافِل ہو کر سورہا ہوں، آخر مجھے کوئی خوف کیوں نہیں آ رہا!۔ (دُرَّۃ النّاصِحین ص ۲۹۵ بِتغیُّر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مُتعَدَّد **مَدَنی پھول** ہیں، آپ بھی غور فرمایئے میں بھی سوچتا ہوں۔ ایک بچّہ، اُس کی سوچ اور اس کے والِد کی مَدَنی سوچ دیکھئے! بچّہ مدرَسے کے ''حساب'' کے خوف سے رو رہا ہے اور باپ قِیامت کے حساب کی سختی کو یاد کر کے آبدیدہ ہے۔

کریم! اپنے کرم کا صدقہ لئیمِ بے قدْر[1] کو نہ شرما
تُو اور گدا سے حساب لینا گدا بھی کوئی حِساب میں ہے

(یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مَقْطع ہے، دونوں جگہ رضا کی جگہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ نے اپنی نیّت سے ''گدا'' کر دیا ہے)

[1] لئیمِ بےقدْر یعنی نِکمّا، کمینہ

ولیُّ اللّٰہ کی دعوت کی حِکایت

حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کو ایک مالدار شخص نے بَاِصرار دعوتِ طَعام دی، فرمایا: میری یہ تین۳ شرطیں مانو تو آؤں گا، (۱) میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا (۲) جو چاہوں گا کھاؤں گا (۳) جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں۳ شرطیں منظور کرلیں۔ ولیُّ اللّٰہ کی زیارت کیلئے بَہُت سارے لوگ جَمْع ہوگئے۔ وَقتِ مقرّرہ پر حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شُروع ہوا، سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سُوکھی روٹی نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب سلسلۂ طَعام کا اختِتام ہوا، مَیزبان سے فرمایا: ''چُولہا لاؤ اور اُس پر تَوا رکھو،'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تپِش سے تَوا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔'' یہ فرما کر تَوے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حضرات بھی باری باری اِس تَوے پر کھڑے ہوکر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بَیَک زبان بول اُٹھے: یاسیِّدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گَرْم گَرْم تَوا اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دنیا دار لوگ ہیں) آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جب اِس دُنیوی گَرْم تَوے پر کھڑے ہوکر آج صِرْف ایک وَقْت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے

سکتے تو کل بروزِ قیامت آپ حضرات زِندگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے! پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پارہ 30 **سُوْرَةُ التَّکَاثُر** کی آخری آیت کی تلاوت فرمائی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسش ہوگی۔

یہ رِقّت انگیز ارشاد سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔ (مُلَخَّص از تذکرة الاولیاء، الجزء الاوّل ص ٢٢٢) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَدْقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے[1] کو لجانا[2] کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

قِیامت کے 5 سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم خواہ روئیں یا ہنسیں، جاگیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں **قِیامت کا امتحان** برحق ہے۔ ''ترمذی شریف'' میں اِس امتحان کے بارے میں فرمایا جارہا ہے: انسان اُس وَقت تک قِیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ ان پانچ سُوالات کے جوابات نہ دے لے ﴿۱﴾ تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ ﴿۲﴾ جوانی

[1] لجائے یعنی شرمندے۔ [2] شرمندہ کرنا

کیسے گزاری؟ ﴿۳﴾ مال کہاں سے کمایا؟ اور ﴿٤﴾ کہاں کہاں خَرچ کیا؟ ﴿٥﴾ اپنے عِلم کے مطابِق کہاں تک عمل کیا؟ (تِرمِذی ج٤ ص١٨٨ حدیث٢٤٢٤)

امتِحان سر پر ھے

آج دنیا میں جس طالبِ عِلم کا امتحان قریب آجائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہوجاتا ہے، اُس پر ہر وَقت بس ایک ہی دُھن سُوار ہوتی ہے: ''امتحان سر پر ہے'' وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیّاری اور اَہَم سُوالات پر خوب کوشش کرتا ہے کہ شاید یہ سُوال آجائے شاید وہ سُوال آجائے، ہر اِمکانی سُوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دنیا کا امتحان بہُت آسان ہے، اِس میں دھاندلی ہوسکتی ہے، رِشوت بھی چل سکتی ہے، جبکہ اس کا حاصِل فَقَط اتنا کہ کامیاب ہونے والے کو ایک سال کی ترقّی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں نہیں ڈالا جاتا، صِرف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقّی سے اُس کو مَحروم کردیا جاتا ہے۔ دیکھئے تو سہی! اِس دُنیوی امتحان کی تیّاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتّٰی کہ نیند کُشا گولیاں کھا کھا کر ساری رات جاگ کر اس امتحان کی تیّاری کرتا ہے مگر افسوس! اُس **قِیامت کے امتحان** کیلئے آج مسلمان کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں جنّت کی نہ خَتم ہونے والی ابدی راحتیں اور فیل ہونے کی صورت میں دوزخ کی ہولناک سزائیں!

پیشتر مرنے سے کرنا چاہیئے
موت کا سامان آخر موت ہے

مُسلمانوں کے ساتھ سازِشیں

آہ! آج مسلمانوں کیساتھ زبردست سازِشیں ہورہی ہیں، آہِستہ آہِستہ اسلام کی مَحبَّت دلوں سے دُور کی جارہی ہے، عَظَمتِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینوں سے نکالا جارہا ہے، سُنّتِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مٹایا جارہا ہے، جو کچھ ہمارے مُعاشَرے میں ہورہا ہے اُس پر غور تو فرمایئے! افسوس! شادِیوں اور خوشی کے مَواقِع پر مسلمان سڑکوں پر ناچتے نظر آرہے ہیں، شَرم وحیا کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے۔

ولولہ سنّتِ محبوب کا دیدے مالِک
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

ایک لاکھ روپیہ اِنْعام

بہرحال اسلام دشمن طاقتوں کی یہ سازِشیں ابھی سے نہیں عرصے سے چل رہی ہیں کہ پہلے مسلمانوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں سے دور کر دو، انہیں عیش وعشرت کا عادی بناڈالو پھر جتنا چاہو اِن کو بیوُقُوف بناؤ اوران پر راج کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل بمشکِل چار یا پانچ فیصد مسلمان نَماز پڑھتے ہوں گے یعنی 95 فیصد مسلمان شاید نَماز ہی نہیں پڑھتے اور جتنے نَماز پڑھتے ہیں ان میں بھی شاید ہزاروں میں اِکّا دُکّا مسلمان ایسا ہوگا جس کو ظاہری وباطِنی آداب کے ساتھ نَماز پڑھنا آتی ہوگی! اس وَقْت کثیر اجتماع ہے، ان میں ایک سے ایک تعلیم یافتہ ہوگا کوئی ماسٹر ہوگا تو کوئی ڈاکٹر، کوئی

انجینئر ہوگا تو کوئی افسر۔ عُلَمائے کرام کے علاوہ لاکھوں عام مسلمانوں کے اجتماع میں اگر **ایک لاکھ روپے** دکھا کر یہ سوال کیا جائے کہ بتایئے نَماز کے کتنے اَرکان ہیں؟ دُرُست جواب دینے والے کو ایک لاکھ روپے اِنْعام دیا جائے گا! شاید لاکھ روپے مَحفوظ ہی رہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دنیا کا ایک سے ایک فن سیکھا مگر نَماز کے ارکان سیکھنے کی طرف توجُّہ ہی نہ رہی! آج کل نَماز پڑھنے والے کو بھی شاید ہی یہ معلوم ہو کہ نَماز کے کتنے اَرکان ہیں، سَجدہ کتنی ہڈّیوں پر کیا جاتا ہے یا وُضُو میں کتنے فرض ہیں۔

کام دیں سے رکھ نہ رکھ دنیا سے کام　　پھر نہ سَرْ گردان آخر موت ہے

دولتِ دنیا کو نَفْعْ سمجھا ہے　　دیں کا ہے نقصان آخر موت ہے

باپ کا جنازہ

باپ کا جنازہ رکھا ہوا ہے مگر ماڈَرن بیٹا منہ لٹکائے دور کھڑا ہے، بے چارہ نَمازِ جنازہ پڑھنا نہیں جانتا! کیوں؟ اس لئے کہ مرنے والے بدنصیب باپ نے بیٹے کو صِرْف دُنیوی تعلیم ہی دِلوائی تھی، فَقَط دولت کمانے کے گُر سکھائے تھے، صد کروڑ افسوس! نَمازِ جنازہ کا طریقہ نہیں بتایا تھا، اگر باپ نے نَمازِ جنازہ سکھائی ہوتی، قراٰنِ پاک کی تعلیم دِلوائی ہوتی، سنّتوں پر عمل کرنے کی عادت ڈلوائی ہوتی تو مرنے کے بعد بیٹا دور کیوں کھڑا ہوتا، آگے بڑھ کر خود نَمازِ جنازہ پڑھاتا اور خوب خوب ایصالِ ثواب کرتا۔ آہ! اسے تو ایصالِ ثواب کرنا بھی نہیں آتا! ہائے ہائے! مرنے والے باپ کی بدنصیبی!

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلٰی)

گھر کے باہر ایصالِ ثواب مگر اندر....؟

ایک اسلامی بھائی نے مجھے **مرکزُ الاولیاء لاہور** کا یہ واقِعہ سنایا کہ ہمارا ایک رشتے دار مال کمانے پاکستان سے باہَر گیا اور کما کما کر اُس نے رنگین .T.V اور .V.C.R گھر بھیجا، پھر خود جب وطن آیا، تو اسکا انتقال ہوگیا۔ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میرا بڑا بھائی رشتے داری کے لحاظ سے مرحوم کے دسوَیں میں **مرکزُ الاولیاء** لاہور گیا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باہَر قراٰن خوانی ہو رہی ہے اور فاتحہ کیلئے دیگیں پک رہی ہیں۔ جب گھر کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مرحوم کے بیوی اور بچے .V.C.R پر فلم دیکھنے میں مشغول ہیں! گھر کے باہَر ایصالِ ثواب اور مُردے کے گھر کے اندر اُسی کے لائے ہوئے .V.C.R پر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِرتکابِ گناہ ہو رہا تھا!

ایماں پہ موت بہتر او نفس!
تیری ناپاک زندگی سے (حدائقِ بخشش شریف)

دین سے دُور کیا جارہا ہے

اپنی اولاد سے مَحَبَّت کرنے والو! اگر اپنے بچّوں کو فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے .T.V اور .V.C.R لے کر دو گے تو شاید وہ تمہاری نَمازِ جنازہ بھی نہ پڑھ پائیں گے بلکہ قَبْر پر صحیح معنوں میں فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکیں گے۔ جن کے پیشِ نظر **قیامت کا امتحان** ہوتا ہے اُن کا دل جلتا ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کی جو تھوڑی بہت مَحَبَّت ہے وہ بھی نکالی جارہی ہے۔ دیکھئے! **ہسپانیہ** (اسپین) جو کبھی اسلام کا مرکز تھا وہاں مسجِدوں پر تالے ڈالدیئے

گئے! بعض ایسے ممالک بھی ہیں جہاں قران شریف پڑھنا تو دُور کی بات، رکھنے ہی پر پابندی ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے یہ سازِش کی جارہی ہے کہ ان مسلمانوں کے دلوں سے دین کی مَحبَّت نکال لو۔ بیشک یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن انکو اندر سے بالکل خالی کردو۔

کثرتِ اولاد ثروت پر غُرور
کیوں ہے اے ذیشان آخر موت ہے

مُسلمان کو مُسلمان کب چھوڑا ہے؟

ایک پاکستانی عالم کا کسی غیر مسلم مذہبی رہنُما سے جو مُکالمہ ہوا، اُسے اپنے انداز میں عرض کرتا ہوں: دورانِ گفتگو غیر مسلم رہنما نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے مذہب کی تبلیغ پر زرِکثیر خرچ ہوتا ہے۔ اُس عالم صاحِب نے پوچھا: تم لوگوں نے اب تک کتنے فیصد مسلمانوں کا مذہب تبدیل کیا ہے؟ اُس نے کہا: بہت تھوڑوں کا۔ تو اُس عالم نے فاتحانہ انداز میں کہا: اس کا مطلب یہ کہ تمہاری تحریکیں ہمارے ملک میں ناکام ہیں۔ اِس پر وہ ہنس کر کہنے لگا: مولوی صاحِب! یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی زیادہ تعداد کو ہم مذہب بنانے پر ہمیں کامیابی حاصِل نہیں ہوئی لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ ہم نے مسلمان کو عملی طور پر مسلمان کب چھوڑا ہے؟ کیا آپ **کلین شیو** اور پینٹ شرٹ میں کسے کسائے مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز کرسکتے ہیں؟ آپ کے **ایک ماڈَرن** مسلمان اور ایک غیر مسلم کو برابر برابر کھڑا کردیا جائے تو کیا آپ شناخْت کرلیں گے کہ اِن میں مسلمان کون سا ہے؟ اس پر عالم صاحِب لا جواب ہوگئے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ حقیقت ہے کہ مَعاذَاللہ عزَّوَجَلَّ ہماری وَضْع

قَطْع اور لباس میں سے اب مسلمانوں کی ظاہری علامتیں تقریباً رخصت ہوچکیں، سنّتوں سے بے انتہا دُوری ہوگئی، جن کا چہرہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت کے مطابِق ہو شاید ایسے مسلمان اب دنیا میں ایک فیصد بھی نہ رہے!

شیطان کی سازِش

افسوس! تقریباً 99 فیصد مسلمان آج غیر مسلموں جیسے چہرے اور لباس میں ملبوس رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو میری بات ناگوار گزرے اور اس وجہ سے اُسے مجھ پر غصّہ بھی آرہا ہو، **یادرکھئے!** یہ بھی شیطان ہی کی ایک سازِش ہے کہ جب ان مسلمانوں کو دین کی کوئی بات بتائی جائے تو غُصّہ آجائے اور سننے کے بجائے چلتے بنیں تاکہ ذِہن میں کوئی بھلائی کی بات گھر ہی نہ کرسکے۔ شیطان شاید میری باتوں پر خوب ہنس رہا ہوگا کہ خواہ لاکھوں مسلمان **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آگئے ہوں تب بھی اس سے کیا ہوگا! دنیا میں کروڑہا کروڑ ایسے ہیں جو داڑھی منڈوا کر یا ایک مُٹّھی سے گھٹا کر دشمنانِ اسلام جیسا چہرہ بنائے اور لباس اپنائے ہوئے ہیں۔ آج کل کے بے شمار مسلمانوں کی بے عملی کے باعِث غالباً مُبلّغین دعوتِ اسلامی سے کہتا ہوگا تم چاہے کتنا ہی زور لگا لو مگر لوگ اب تمہاری باتوں میں آنے والے نہیں، میں نے ان کا تہذیب وتمدُّن یکسر بدل کر رکھ دیا ہے، ان کے چہرے اور لباس تمہارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کے مطابِق نہیں بلکہ میرے متوالوں اور جہنَّم میں میرے ساتھ رہنے والوں جیسے ہی رہیں گے۔ میں ان کو

لذّاتِ نفسانی میں پھنسائے ہی رکھوں گا۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

گناھوں کے آلات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے پہَل ریڈیو پاکستان پر"آپ کی فرمائش" کے عُنوان سے ریڈیو پر گانے سنائے جاتے تھے مگر ہر کسی کو اُس کی اپنی مرضی کے مطابِق پھر بھی گانا سننا نہیں ملتا تھا، پھر **ٹیپ ریکارڈر** کا سلسلہ چلا اور ہر کوئی اپنی مَرضی کے گانے سننے لگا۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کہے میں تو ٹیپ ریکارڈر میں بیان اور نعتیں وغیرہ سنتا ہوں، آپ دُرُست فرماتے ہیں مگر میں اکثریَّت کی بات کر رہا ہوں، یقیناً اب ہزاروں بلکہ لاکھوں میں شاید کوئی مسلمان ایسا ہو جو فَقَط تلاوت، نعتیں اور بیان سننے کیلئے ٹیپ ریکارڈ خریدتا ہو، اکثریّت گانے ہی سننے کیلئے لیتے ہیں۔ بلکہ کئی بار سنّتوں کا درد رکھنے والے اسلامی بھائی مجھ سے اپنا دکھ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کبھی آپ کے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ چلاتے ہیں، گھر والے لڑائی کرتے اور زبردستی فلمی گانوں کے کیسٹ چلاتے ہیں ہماری تذلیل کرتے اور آپ (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) کو بھی برا بھلا کہتے ہیں۔ آہ! یارسولَ اللہ!

ٹھکرائے کوئی دُر کارے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی

سلطانِ مدینہ لیجے خبر ہوں آپ کے خدمتگاروں میں

T.V. کب ایجاد ہوا؟

لوگوں کو مزید عیّاشیوں میں دھکیلنے کیلئے شیطان نے 1925ء میں T.V. چلوا دیا۔ شُروع شُروع میں یہ غیر مسلموں کے پاس ہی تھا، اس کے بعد مسلمانوں کے پاس اور پاکستان میں بھی آ پہنچا۔ شُروع شُروع میں بڑے شہروں کے خاص خاص پارکوں وغیرہ میں لگایا جاتا تھا اور اس پر لوگوں کی بِھیڑ لگی ہوتی تھی، پھر آہستہ آہستہ اس نے گھروں میں گُھسنا شروع کر دیا، لیکن ابھی وہ بلیک اینڈ وائٹ تھا، اس کے بعد مزید تفریح کیلئے رنگین T.V. بھی ایجاد ہو گیا۔ پھر کچھ عرصے بعد پاکستان میں V.C.R. کی آمد ہوئی اور گھروں میں غیر قانونی سینما گھر کُھل گئے اور لوگ چُھپ کر دس دس روپے میں فلمیں دیکھنے لگے۔ انہیں دنوں اخباروں میں یہ خبر آئی کہ کراچی کیلئے V.C.R. کے اتنے اتنے لائسنس جاری کر دیئے گئے! اب فلمیں دیکھنے کا جو '' جرم'' لوگ رشوتیں دیکر اور چُھپ چُھپ کر کرتے تھے اُسی گناہ کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''قانونی تحفُّظ'' حاصِل ہو گیا! اور طرح طرح کی گناہوں بھری گندی فلموں کی نحوستیں لئے V.C.R. گھر گھر آ گیا۔ یاد رکھئے! اگر مُلکی قانون کسی گناہ کو جائز کر دے تو وہ جائز نہیں ہو جاتا۔

کب گُناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!
نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یارب!

جہنَّم میں کُودنے کی دھمکی

ایک بار کسی نوجوان نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ سے کہا: میں نے بابُ الْمدینہ کراچی کے علاقے رنچھوڑ لائن میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ایک اجتماع میں سنّتوں بھرا بیان سُن کر داڑھی مبارک کی سُنّت اپنے چہرے پر سجالی ہے۔ میری ماں مجھے داڑھی رکھنے سے منْع کرتی اور دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم نے داڑھی نہیں کاٹی تو میں زَہر کھا کر مر جاؤنگی۔ یہ نوجوان کوئی کافِر زادہ نہیں مسلمان کا لڑکا تھا، اس کی مسلمان کہلوانے والی ماں اسے سُنّت سے روکتے ہوئے خودکُشی کی دھمکی دیتی تھی، گویا کہتی تھی: بیٹا! داڑھی مُنڈوا دے ورنہ جہنَّم میں چھلانگ لگادونگی! آہ! مسلمان کہلانے والوں کی سنّتوں سے اِس قدر دُوری! **اَلْاَمان وَالْحفیظ**۔

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور ماں باپ اگر کسی گناہ کا حکم دیں تو اُن کی وہ بات نہیں مانی جائے گی کہ حدیثِ پاک میں ہے: **" لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ."** یعنی **الله** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (مُسلِم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) **نیز** جو ماں باپ اپنی اولاد کو داڑھی رکھنے سے روکتے ہیں اُن کو اس سے باز رہنا ضروری ہے کہ داڑھی بڑھانا سنتِ رسول اور ایک عظیمُ الشّان نیکی ہے، نیکی اور بھلائی سے روکنا مسلمانوں کا نہیں

غیر مسلموں کا شیوہ ہے۔ چُنانچہ بہت بڑے گستاخِ رسول ولید بن مُغیرہ کے جو دس عیوب قرانِ کریم میں ذِکر کیے گئے ہیں اُن میں سے ایک عیب یہ بھی ہے:

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ ترجَمۂ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔

(پ ۲۹، القلم آیت: ۱۲)

جاہل پروفیسر

بعض لوگ کہتے ہیں T.V. کے چینلوں پر اچّھی اچّھی باتیں بھی آتی ہیں، آتی ہونگی، مگر مجھے کہنے دیجئے کہ اس T.V. کے گناہوں بھرے اور غیر ذمے دار چینلز نے درحقیقت خوفناک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کر دیا ہے اور اسلامی مُعاشَرے کو تباہی کے گہرے گڑھے میں جھونک دیا ہے۔ کہتے ہیں: T.V. کے کسی چینل پر ایک بار کوئی **پروفیسر** آیا تھا، سُوال جواب ہورہے تھے، اس میں ایک داڑھی کا سُوال آیا۔ جواباً اُس نے کہا: ''داڑھی رکھو تو بھی ٹھیک نہ رکھو تو بھی ٹھیک، داڑھی نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں۔'' اب تو بعض والِدین نے اپنے نوجوان بیٹوں پر اور بھی بگڑنا اور اُول فُول بکنا شروع کر دیا کہ تم **دعوتِ اسلامی** والوں نے اپنے اوپر کیا کیا سختیاں مُسلَّط کر لی ہیں۔ اتنا بڑا پروفیسر T.V. پر آیا اور اس نے کہا کہ داڑھی نہ رکھنا گناہ نہیں اور تم لوگ کہتے ہو گناہ ہے۔ دین کے مُعاملے میں **معلومات** سے کورے اُس **جاہل پروفیسر** کے اِس غیر شَرعی مگر بے عمل لوگوں کے نَفْس کو بھانے والے جواب نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کے ذِہن خراب کر دیئے! ۔ خیر عشقِ رسول سے لبریز دل سے یہی صدا آتی ہے: ؎

مجھے پیارا وہ لگتا ہے، مجھے میٹھا وہ لگتا ہے

عمامہ سر پہ اور چہرے پہ جو داڑھی سجاتا ہے

نَفْس وشیطان کے خِلاف جہاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کیسی چالاکی کے ساتھ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جارہا ہے۔ کیا ہم کچھ نہیں کر سکتے ؟ کیوں نہیں کر سکتے ! دل تو جلا سکتے ہیں، اور اس طرح ثواب تو کما سکتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَفْس وشیطان کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

داڑھی منڈانا حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اپنے رسالے ''لَمعَۃُ الضُّحٰی فی اِعْفاءِ اللُّحٰی'' میں آیاتِ مقدّسہ، احادیثِ مُبارَکہ اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے اقوالِ شریفہ کی روشنی میں داڑھی بڑھانا واجِب اور مُونڈنا یا کتروا کر ایک مُٹّھی سے کم کر دینا **حرام** ثابت کیا ہے۔ داڑھی رکھنے کی اَہمِیّت پر مکتبۃُ المدینہ کے رسالے کالے بچھّو (24 صَفْحات) کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔ اگر خدانخواستہ آپ نے داڑھی نہیں رکھی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرکے مَدَنی چہرے والے بن جائیں گے۔

سکرات کا دل ہلا دینے والا تصوُّر!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی تنہائی میں بیٹھ کر سوچئے کہ ایک وَقْت سکرات کا بھی آنا ہے، روح جسم سے جدا ہو رہی ہوگی، موت کے جھٹکوں پر جھٹکے آ رہے ہوں گے اور آہ! جھٹکے بھی ایسے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''موت کا جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سَخْت تر ہے[1]'' ہائے! ہائے! میرا کیا بنے گا، میں تو دنیا کی رنگینیوں میں کھویا رہا ہوں، بہتر سے بہترین لذّتوں والی غذاؤں اور دُنیوی نعمتوں کا شوقین رہا ہوں جبکہ رِوایت میں آیا ہے: بے شک سکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّت کے مطابِق ہے، تو جس نے زیادہ لذّتیں اٹھائیں اُسے نَزْع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔[2] پھر وہ وَقْت بھی آ ہی جائے گا کہ میرے نام کا شور پڑا ہوگا کہ اُس کا اِنتِقال ہوگیا، جلدی جلدی غسّال کو لے آ ؤ! اب غسّال تختہ اُٹھا کر چلا آ رہا ہوگا، مُردہ جسم پر چادر اُڑھی ہوگی، سر سے ٹھوڑی تک منہ بندھا ہوگا، پاؤں کے دونوں انگوٹھے باندھ دیئے گئے ہوں گے، غَسّال ہی غُسْل دے گا، کفَن پہنائے گا، بیٹا نہ غُسْل دے گا، نہ ہی کفَن پہنائے گا کیوں کہ جوں ہی اس نے ہوش سنبھالا میں نے اس کو اسکول کا دروازہ دکھایا، بڑا ہوا تو کالج میں داخِلہ دلایا، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھجوایا، دنیاوی امتحانات کی تیّاری کا خوب شوق بڑھایا اگر نہیں پڑھایا تو دین نہیں پڑھایا! غُسْلِ میّت یہ خاک دے گا! اسے تو خود اپنے زندہ وُجُود کے غُسْل کی سنّتیں بھی نہیں معلوم، ہاں ہاں! باپ

---

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۹٦، حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۱۸ حدیث ۱۱۹۳۴ [2] منھاج العابدین ص ۸۵

کی آخِری خدمت یہ بھی ہے کہ اس کا بیٹا ہی نہلائے، کفَن پہنائے، نمازِ جنازہ بھی پڑھائے اوراپنے ہاتھوں سے ہی دفنائے۔ظاہر ہے اگر بیٹا غُسْل دیگا تو رِقّت کے ساتھ رورو کراور سنّتوں کوملحوظ رکھ کر دے گا جبکہ کرائے کا غسّال ہوسکتا ہے جُوں تُوں پانی بہا کر، کفَن پہنا کر، پیسے جیب میں سَر کا کر چلتا بنے۔

میِّت پر نَوحہ کرنے کا عذاب

اب جنازہ اُٹھایا جائیگا، گھر کی عورتیں چیخیں گی، واویلا کریں گی، میں نے ان کو اس سے کبھی مَنْع نہیں کیا تھا کہ میِّت پر **نَوحہ** حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے حدیثِ پاک میں ہے: ''نَوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی، تو قِیامت کے دن اِس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اُس پر ایک کُرتا **قَطِران** (یعنی رال) کا ہوگا اور ایک کُرتا جَرَب (یعنی کُھجلی) کا۔

(مُسلِم ص ٤٦٥ حدیث ٩٣٤)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

بَہرحال جنازہ اٹھا کر لوگ چل پڑینگے، بیٹا شاید صحیح طرح سے کندھا بھی نہیں دے سکے گا کیونکہ میں نے اس کو سِکھایا ہی کب تھا! اس غریب کو کیا پتا کہ سنّت کے مطابِق کندھا کس طرح دیتے ہیں؟ **جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ** بھی سُن لیجئے، **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 822 پر ہے: سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کوکندھا دے اور ہر

بار دس دس قدم چلے اور پوری سنّت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔

جنازے کو کندھا دینے کے فضائل

حدیثِ پاک میں ہے: ''جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے'' (المبسوط ج ۱ جز ۲ ص ۸۸) ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے: ''جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتمی (یعنی مستقل) مغفِرت فرمادے گا۔'' (الجوھرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۳۹)

بالآخر میرے ناز اٹھانے والے اپنے ہاتھوں سے مجھے تنگ و تاریک قَبْر میں اتار کر او پر منوں مِٹّی ڈال کر تنہا چھوڑ کر چلدیں گے۔ آہ!

قبر میں مجھ کو لِٹا کر اور مِٹّی ڈال کر ۔۔۔ چل دیے ساتھی نہ پاس اب کوئی رِشتے دار ہے

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا ۔۔۔ جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یا رسولَ اللّٰہ! آکر قبر روشن کیجئے

ذات بے شک آپ کی تو مَنْبَعِ انوار ہے (وسائلِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

قَبْر کی روشنی کا احساس نہ رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں رہنے کیلئے مکانات بہت وسیع و عریض

بنائے جاتے ہیں لیکن افسوس! قَبْر سنّت کے مطابِق نہیں بن پاتی۔[1] گھروں کی فراخی کا توخیال ہے لیکن قَبْر کی وُسعت کا ہمیں کوئی احساس نہیں، دُنیا کے **روشن مُستَقبِل** کی تو ہر ایک کو فکر ہے مگر قبر کی روشنی کی طرف کسی کا دھیان نہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو قَبْر بھی مُستَقبِل میں شامل ہے۔ گھر میں روشنی کا سب اہتمام رکھیں گے مگر **قَبْر کی روشنی** کی کسے فکر ہے؟ مال بڑھانے کی ہر ایک کو جُستجو ہے مگر نیک اعمال بڑھانے کی کسی کو نہیں پڑی ہے! جان کی سلامتی کیلئے انتہائی فکر مند ہیں مگر ایمان کی سلامتی کا شُعور بہت کم ہو گیا۔

ع   مال سلامت ہر کوئی منگے دین سلامت کوئی ہو

شِفا خریدی نہیں جاسکتی

یاد رکھئے! دولت سے دوا تو مل سکتی ہے لیکن **شِفا** خریدی نہیں جاسکتی، اگر دولت سے شِفا مل سکتی ہوتی تو بڑے بڑے امیر زادے ہَسپتالوں میں اَیڑیاں رگڑ رگڑ کر ہرگز نہ مرتے! دولت مصیبتوں اور پریشانیوں کا عِلاج نہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال طریقے سے مال و دولت کمانا اور اُس کو جَمْع کر کے رکھنا شرعاً جائز ہے جب کہ اس کے حقوقِ واجبہ ادا کرتا رہے۔ مگر دولت کی کثرت کی حِرص اچھی بات نہیں، اِس کے مَنْفی اثرات (Side Efects) کثیر ہیں۔ دولت کی زِیادت عموماً مَعصیت کی طرف بَہُت تیزی سے لے جاتی ہے، نیز آج کل دولت کی کثرت اکثر مصیبت کا پیش خیمہ بنتی ہے،

---

[1] مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ مدنی وصیّت نامہ کا ضَرور مطالعہ فرمایئے۔ اس کے آخِر میں غسلِ میّت اور کفن دفن کے ضَروری اَحکام بھی درج ہیں۔

ڈاکے زیادہ تر مالداروں ہی کی کوٹھیوں پر پڑتے ہیں، عُموماً مالداروں ہی کے بچّے اِغوا کئے جاتے ہیں، دھاڑیل (ڈاکو) چِٹّھیاں بھیج کر سرمایہ داروں ہی سے بھاری رقمیں طلب کرتے ہیں، فی زمانہ دولت کی کثرت سے سُکونِ قلب ملنا تو کُجا اُلٹا بہت سوں کا چَین برباد ہوا جاتا ہے، پھر بھی حیرت ہے کہ لوگ دولت کی جُستجُو میں مارے مارے پھرتے اور حلال حرام کی تمیز اٹھا دیتے ہیں۔

جُستجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

مالداریاں اور بیماریاں

بڑے بڑے دولت مند دیکھے ہیں، جو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتَلا ہیں، کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے، کسی کی ماں بیمار ہے، کسی کا باپ مریض تو کوئی خود مُوذی بیماری میں گرِفتار ہے، کتنے مالدار آپ کو ملیں گے جو **"ہارٹ اٹیک"** سے دوچار ہیں، کئی **شُوگر** کی زیادتی کا شکار ہیں اور بیچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔ طرح طرح کی کھانے کی اَشیاء سامنے موجود مگر **اَرَب پتی** سیٹھ صاحِب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے دولت و جائیداد کے تصوُّر سے دل بہلا سکتے ہیں، پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے! حلال و حرام کی پرواہ کئے بِغیر دَھن کماتے چلے جانا صِرف اور صِرف نادان انسان کی دُھن ہے، اتنا نہیں سوچتا کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟ فُلاں

فُلاں سرمایہ دار بھی تو آخِر موت کے گھاٹ اُتر گیا! اس کی دولت اسے کیا کام آئی؟ اُلٹا ہوا یہ کہ وارِثوں میں ورثے کی تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں، دشمنیاں ہوگئیں، کورٹ میں پہنچ گئے اور اخباروں میں چَھپ گئے اور خاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا   آخرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال   کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

قَبْر کے سُوال و جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی اس طرح سوچئے! کہ میرا لاشہ منوں مٹّی تلے قَبْر میں دَفْن کرکے اَحْباب چلے جائیں گے۔ یہ خوشنُما گلستاں، لہلہاتی کھیتیاں، نئے ماڈل کی چمکیلی گاڑیاں، عالیشان کوٹھیاں وغیرہ کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ دو خوفناک شکلوں والے فِرِشتے مُنکَر نکِیر قَبْر کی دیواریں چیرتے ہوئے تشریف لائیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہونگے، آنکھیں آگ برسا رہی ہونگی، اب **امتحان** شُروع ہوگا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جھڑک کر اُٹھائیں گے اور انتہائی سخت لہجے میں سُوالات فرمائیں گے: (۱) **مَنْ رَّبُّكَ** ؟ یعنی تیرا ربّ کون ہے؟ (۲) **مَـا دِيْـنُكَ** ؟ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ (۳) پھر ایک سوہنی موہنی صورت دکھائی جائیگی جس پر فِدا ہونے کیلئے ہر عاشِق تڑپتا ہے وہ دلرُبا صورت دکھا کر پوچھا جائیگا: **مَـا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُل** ؟ یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ اے نمازیو! اے ماں باپ کے فرماں بردارو! اے رشتے داروں سے حُسنِ

سلوک کرنے والو! اے صرف حلال روزی کمانے والو! اے ایک مُٹّھی داڑھی سجانے والو! اے سر پر سُنّت کے مطابِق زُلفیں بڑھانے والو! اے اپنے سروں پر عمامہ شریف کے تاج سجانے والو! اے سنّتوں کی تربِیَّت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر فرمانے والو! اے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ جمع کروانے والو! **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ ضَرور کامیاب ہوجائیں گے، خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے آپ کے جوابات یہ ہوں گے: **رَبِّیَ اللّٰہ** یعنی میرا ربّ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہے۔ **دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ** یعنی میرا دین اسلام ہے۔ دِلرُبا صورت والے کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے: **ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہ** یہ تو میرے میٹھے میٹھے آقا **محمدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہوں گے:

سرکار کی آمد مرحبا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
دِلدار کی آمد مرحبا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فِرِشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اِنکے پائے ناز سے میں اے فِرِشتو! کیوں اُٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دلرُبا کے واسِطے

اے صلوٰۃ وسلام پر جھومنے والو! نامِ **محمد** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُن کر انگوٹھے

چومنے والو! جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلوہ دکھا کر واپَس تشریف لے جانے لگیں گے تو بے قرار ہوکر بے ساختہ زَبان پر جاری ہوجائیگا:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو ٹھہرو ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنَّم کی کِھڑکی کھلے گی اور معاً (یعنی فوراً) بند ہو جائے گی اور جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کِھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جنّتی کفَن ہوگا، جنّتی بچھونا ہوگا، قَبْر تاحدِّ نظر وَسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

جواباتِ قَبْر میں ناکامی کے اسباب

خدانخواستہ نَمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈِرامے دیکھتے دِکھاتے اور گانے باجے سنتے سناتے رہے، مسلمانوں کا دل دُکھاتے رہے، اگر رب عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا اور اس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے، اگر گناہوں کی نحوست کے باعث مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان

برباد ہو گیا، تو پھر ہر سُوال پر منہ سے یہی نکلے گا: هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَا اَدْرِی (ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم) ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی .T.V پر نظر تھی، جب سے کانوں نے سنا تو فلمی گانے ہی سنے، مجھے کیا معلوم خدا عَزَّوَجَلَّ کیا ہے؟ مجھے کیا پتا دین کیا ہے؟ میں نے تو دنیا میں اپنی آمد کا مقصد صِرف اِسی کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماؤ اور بیوی بچّوں کو نبھاؤ۔ اگر کبھی کسی نے میری آخرت کی بہتری کی خاطِر مجھے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت یا **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی بھی تو یہ کہکر ٹال دیا تھا کہ سارا دن کام کر کر کے تھک جاتا ہوں، وَقت ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کاروبار چمکتا رہے گا، اور بینک بیلنس بڑھتا رہیگا لیکن یاد رکھئے!

سیٹھ جی کو فِکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے
موت آ پہنچی کہ مسٹر! جان واپَس کیجئے

بہرحال جس کا ایمان برباد ہو چُکا تھا اُس سے آخری سُوال کر لینے کے بعد جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنّم کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کِھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، جہنّم کی طرف دروازے سے اُس کو گرمی اور لَپٹ پہنچے گی، اُسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اُس کے لئے آگ کا بستر بچھایا جائے گا، اس پر عذاب دینے کے لیے دو فِرِشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گُرز ہوگا کہ

پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچھّو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتّا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۰۔۱۱۱)

آج مچھّر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں

قبر میں بچھّو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دولتِ دُنیا کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھنا دانشمندی نہیں، یہ یادِ الٰہی سے غفلت کا باعِث نہیں بنی چاہیے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر سے غافِل نہ کرے۔

یہ نہ کہنا کہ کوئی سمجھانے والا نہیں ملا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزقِ حلال کی طلب میں ہرگز ایسی مصروفیّت مت رکھئے جو نمازوں سے غافِل کر دے اگر خدانخواستہ حرام روزی اور سودی کاروبار کا سلسلہ ہو تو اسے چھوڑ دیجئے، رشوت کا لین دَین ترک کر دیجئے، **دیکھئے!** مرنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ ہمیں کوئی سمجھانے والا نہیں ملا تھا۔ طرح طرح کے گناہوں میں رچے بسے رہنے والوں کو

ڈر جانا چاہئے کہ! اگر گناہوں کے سبب ایمان برباد ہوگیا تو کیا بنے گا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 24 سُوۡرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 54 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اوراپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف رُجوع لاؤ اوراُس کے حُضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

یاالٰہی مِرا ایمان سلامت رکھنا
دونوں عالم میں خدا سایۂ رحمت رکھنا

ہم چھوٹے ہوتے جارہے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا کیا بھروسا! آپ کی صحّت لاکھ اچّھی ہومگر کیا آپ نہیں جانتے کہ یکا یک زلزلہ آجاتا ہے یا بسیں، کاریں اور ریل گاڑیاں اُلٹ جاتی ہیں یا اچانک بم دھماکا ہوتا اور لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں اور اگر فضا میں طیّارہ پھٹ جائے پھر تو لاشوں کی شناخت بھی دشوار ہو جاتی ہے، عُہدہ اور مَنصب کچھ بھی کام نہیں آتا، آدمی ایک جھٹکے میں مرجاتا ہے، یہ انمول سانس جلدی جلدی نکل رہے ہیں، جو ایک بار نکل جاتا ہے پلٹ کر نہیں آتا یقیناً ہر سانس موت کی جانب ایک قدم ہے، آپ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کی 12 ویں سالگرہ ہے، سمجھتے ہیں کہ بڑا ہوگیا ہے، اگر گہرائی میں دیکھیں تو آپ کا بیٹا بڑا نہیں چھوٹا ہوتا جارہا ہے، مَثَلاً اُس نے دنیا میں 25 برس زندہ رہنا تھا تو اُس

میں سے 12 سال کم ہو چکے، اَب گویا وہ آدھی زندگی گزار چکا، یقیناً ہم سبھی رفتہ رفتہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، ہم سب کی عمریں گھٹتی جا رہی ہیں یوں ہم سب بڑے نہیں ''چھوٹے'' ہوتے جا رہے ہیں، گھڑی کا گزرنے والا ہر گھنٹا ہماری عُمر کے ایک گھنٹے کے کم ہو جانے کی اِطّلاع دیتا ہے۔

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
گردُوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹادی

دُنیوی اِمتحان کی اَہَمِّیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر کے امتحان سے گزر کر **قِیامت کے امتحان** سے سابقہ پڑنا ہے۔صد کروڑ افسوس! ہمارے پاس اس کی کوئی تیّاری نہیں، البتّہ ملازمت کی خاطر انٹرویو میں کامیابی حاصِل کرنے کیلئے نیز اسکول یا کالج کے امتحان میں پاس ہونے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا جاتا ہے۔ اس مَقولے: ''مَنْ جَدَّ وَجَدَ'' یعنی **''جس نے کوشش کی اُس نے پالیا''** کے مِصداق اگر صِرف دُنیاوی امتحانات کیلئے کوشش کی بھی تو ہوسکتا ہے دنیا میں عارِضی خوشیاں نصیب ہو جائیں لیکن **قِیامت کے امتحان** کا کیا ہو گا! یقیناً ایک دن مرنا اور قبر و آخرت کے امتحانات سے گزرنا ہے، اُن امتحانات میں نہ دھوکا چلے گا اور نہ ہی رِشوت، دوبارہ موقع بھی نہیں ملے گا، یہ سب کچھ جاننے کے باوُجود لوگوں کی دُنیوی امتحان کی طرف تو توجُّہ ہے مگر **قِیامت کے امتحان** سے سراسر

غفلت ہے۔ دنیا کے امتحان کیلئے تو آج کل طَلَبہ رات بھر پڑھتے نیند آئے تو نیند کُشا (ANTI SLEEPING) گولیاں کھا کر بھی جاگتے اور اس کی تیاری کرتے ہیں، مگر کیا **قِیامت کے امتحان** کیلئے بھی ہم میں سے کسی نے کبھی کوئی رات جاگ کر عبادت میں بسر کی؟ دنیا کے امتحان میں کامیابی کیلئے پابندی سے روزانہ اسکول اور کالج کا رُخ کرتے ہیں، کیا **قِیامت کے امتحان** میں کامیابی کے لئے صِرف ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لگا تار شرکت کرتے ہیں؟ دنیا کے امتحان کی تیاری کیلئے بعض طلبہ ٹیوٹر کی خدمات حاصِل کرتے ہیں، تو بعض اکیڈمی یا ٹیوشن سینٹر جائن (Join) کرتے ہیں، کیا **قِیامت کے اِمتحان** کی تیاری کیلئے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختیار کی؟ دُنیوی ترقّی کیلئے اعلیٰ تعلیم (Higher Education) حاصِل کرنے کیلئے دوسرے شہروں بلکہ دوسرے ملکوں تک کا سفر اختیار کرتے ہیں کیا آخرت کی ترقّی اور **قِیامت کے امتحان** کی تیاری کے لئے بھی کبھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا؟ تو اے صرف دنیا کے امتحان کے لئے ہی کوشِش کرنے والے اسلامی بھائیو! **قِیامت کے امتحان** کی بھی تیاری شروع کر دیجئے کہ جس کا کامیاب **جنّت** کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں پائے گا جبکہ اس کا ناکام جہنَّم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ **قِیامت کے امتحان** کی تیاری میں آسانی کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں لازِمی شرکت کیجئے، اپنے علاقے میں رات کو مدرَسۃُ المدینہ

(برائے بالِغان) میں قراٰنِ پاک مفت سیکھئے اور ہر مہینے عاشقانِ رسول کے ساتھ کم از کم تین دِن کے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز روزانہ فکرِ مدینہ کرکے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروایئے۔ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ جَمع کروانا** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **آپ کے لئے قِیامت کے امتحان میں کامیابی کا ذَرِیعہ بنے گا۔**

لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو دور ہوں آفتیں قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت،** شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ،مصطَفٰے جانِ رَحمت ،شَمعِ بزمِ ہدایت ،نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راہِ مدینہ کا مسافر“ کے پندرہ حُرُوف کی نِسبت سے پڑوسی کے 15 مَدَنی پھول

8 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دور فرما دیتا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی: **وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ** (پ۲، البقرۃ:۲۵۱) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور اگر **اللہ** لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے“ (مجمع الزوائد ج۸ ص۲۹۹ حدیث۱۳۵۳۳) ﴿۲﴾ **اللہ** تعالٰی کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو (ترمذی ج ۳ ص ۳۷۹ حدیث ۱۹۵۱) ﴿۳﴾ وہ جنّت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے اَمن میں نہیں ہے (مُسلِم ص۴۳ حدیث ۴۶) ﴿۴﴾ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اُس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۲۲۵ حدیث۳۳۸۹) یعنی کامل مومن نہیں ﴿۵﴾ جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۳ ص۲۴۱ حدیث ۱۳) ﴿۶﴾ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) مجھے پڑوسی کے مُتَعلِّق برابر وصیّت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارِث بنا دیں گے (بُخاری ج۴ ص۱۰۴ حدیث۶۰۱۴) ﴿۷﴾ جو شخص **اللہ** اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے (مُسلِم ص۴۴ حدیث۴۸) ﴿۸﴾ چالیس گھر پڑوسی ہیں۔ (مراسیل ابی داود ص ۱۶) حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِس سے چاروں طرف چالیس چالیس

گھر مُراد ہیں۔(اَیضاً) ’’نُزہۃُ القاری‘‘ میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۶۸) ﴿ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے، اُس سے طویل گُفتگو نہ کرے، اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے، وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، مصیبت کے وَقْت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے، خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے، اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے، وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جا رہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے، اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے، جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے، اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو پست (یعنی نیچی) رکھے، اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے، اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے (احیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۲۶۷ مُلَخَّصاً) ﴿ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: میرا پڑوسی مجھے اذیّت پہنچاتا ہے، مجھے گالیاں دیتا ہے اور مجھ پر سختی کرتا ہے۔ فرمایا: اگر اس نے تمہارے بارے میں اللہ کی نافرنی کی ہے، تو تم اُس کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرو (ایضاً ص ۲۶۶) ﴿ ایک بُزُرگ کے گھر میں چُوہوں کی کثرت تھی کسی نے عَرض کی: حضرت! اگر آپ بلّی رکھ لیں تو اچھا ہے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ

چُوہا بلّی کی آواز سن کر پڑوسی کے گھر میں چلا جائے اِس طرح میں اُس کے لیے وہ بات پسند کرنے والا ہوں گا جسے میں خود اپنے لیے پسند نہیں کرتا (ایضاً ۲۶۷) ❁ منقول ہے: فقیر پڑوسی قِیامت کے دن مال دار پڑوسی کا دامن پکڑ کر کہے گا: اے میرے رب! اِس سے پوچھ، اس نے مجھے اپنے حُسنِ سلوک سے کیوں محروم کیا اور مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند کیا؟ (ایضاً) ❁ ایک شخص نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلانی عورت کے مُتَعَلِّق ذِکر کیا جاتا ہے کہ نَماز و روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زَبان سے تکلیف پہنچاتی ہے، فرمایا: وہ جہنّم میں ہے۔ انھوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلانی عورت کی نسبت زیادہ ذِکر کیا جاتا ہے کہ اس کے (نفلی) روزہ و صَدَقہ ونَماز میں کمی ہے، وہ پنیر کے ٹکڑے صَدَقہ کرتی ہے اور اپنی زَبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی، فرمایا: وہ جنّت میں ہے (مُسندِ اِمام احمد ج۳ص ۴۴۱ حدیث ۹۶۸۱) ❁ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: پڑوسی تین[3] قسم کے ہیں: بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو[2] اور بعض کا ایک حق ہے، جو پڑوسی مسلم اور رشتے دار ہو، اس کے تین[3] حق ہیں: حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قَرابَت، پڑوسی مسلم کے دو[2] حق ہیں: حقِ جوار اور حقِ اسلام اور پڑوسی کافِر کا صرف ایک حقِ جوار ہے (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص ۸۳ حدیث ۹۵۶۰) ❁ حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کا پڑوسی آتَش پرست تھا۔ یَہودی پڑوسی سفر میں گیا، اُس کے بال بچّے گھر رہ گئے، رات کو یَہودی کا بچّہ روتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: بچّہ کیوں روتا ہے؟ یَہودن بولی: گھر میں چَراغ نہیں ہے، بچّہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اُس دن سے آپ روزانہ چَراغ میں خوب تیل بھر کر

روشن کرکے یہودی کے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ جب یہودی لوٹا تو اُس کی بیوی نے یہ واقِعہ سنایا۔ یہودی بولا: جس گھر میں بایزید کا چَراغ آ گیا وہاں اندھیرا کیوں رہے! وہ سب مسلمان ہوگئے۔ (مراۃ ج٦ ص٥٧٣، تذکرۃ الاولیاء الجزء الاوّل ص١٤٢)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

یکم صفر المظفّر ١٤٣٤ھ

15-12-2012

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

فہرس

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	نزہۃ القاری	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور
ترمذی	دار الفکر بیروت	تذکرۃ الاولیاء	انتشاراتِ گنجینہ تہران
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	منہاج العابدین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراسیل ابی داود	افغانستان	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درۃ الناصحین	دار الفکر بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الجوہرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	ملفوظاتِ اعلٰی حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

آج بڑی گرمی ہے!

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب سخت گرمی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: ’’لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ‘‘ آج بڑی گرمی ہے! اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے جہنَّم کی گرمی سے پناہ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دوزخ سے فرماتا ہے: ’’میرا بندہ مجھ سے تیری گرمی سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے تیری گرمی سے پناہ دی۔‘‘ اور جب سخت سردی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے: ’’لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ‘‘ آج کتنی سخت سردی ہے! اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے جہنَّم کی زَمْہَرِیر سے بچا۔ اللہ تعالٰی جہنَّم سے کہتا ہے: ’’میرا بندہ مجھ سے تیری زَمْہَرِیر سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں نے تیری زَمْہَرِیر سے اسے پناہ دی۔‘‘ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جہنَّم کی زَمْہَرِیر کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک گڑھا ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا تو سخت سردی سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ (اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ لِلسُّیُوطی ص ۴۱۸ حدیث ۱۳۹۵)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
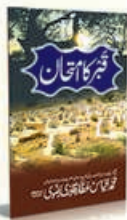
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net